REGD No. L. 5254 177 بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ۲۵ نبوت ۱۳۳۵ ہش

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۔ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۔ وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ۔ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ ۔ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۔ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۔ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۔ لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۔ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۔ سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۔ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۔ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۔ بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ قَوْمًا بُورًا ۔ وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ۔ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۔ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۔ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۔ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۔ قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۔ لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ۔ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۔ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۔ وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۔ وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۔ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۔ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۔ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۔ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۔ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۔ لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ۔ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۔

الفضل

ربوہ

خطبہ نمبر ۴۶

جلد ۴۵ ۔ ۲۲ نبوت ۱۳۳۵ ہش ۔ ۲۲ نومبر ۱۹۵۶ء ۔ نمبر ۲۷۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

(لیہ ۲۱ نومبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

۔ اخبار احمدیہ ۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تا حال انفلوانزا اور نقرس کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

چوہدری عبداللطیف صاحب کے متعلق مشروط معافی کا اعلان

— رقم فرمودہ سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز —

آج مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۵۶ء برادرم خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب اپنے لڑکے چوہدری عبداللطیف صاحب کے ساتھ ملنے کے لئے آئے۔ اور فرمایا کہ وہ لڑکا پوری طرح توبہ کرنا چاہتا ہے اسے ملنے کا موقعہ دیا جائے چنانچہ میں نے ان کے سامنے ان کے بیٹے چوہدری عبداللطیف صاحب کو بلا لیا۔ اور خان بہادر صاحب سے کہہ دیا کہ جہاں تک میری دلی رنجش کے دُور ہونے کا سوال ہے میں چوہدری عبداللطیف کو اس شرط پر معاف کرنے کو تیار ہوں۔ کہ آئندہ اس کے مکان واقعہ نسبت روڈ پر وہ فتنہ پرداز لوگ نہ آئیں جن کا نام اخبار میں چھپ چکا ہے۔ خان بہادر صاحب نے یقین دلایا کہ ایسا نہیں ہوگا۔ اور چوہدری عبداللطیف نے بھی یقین دلایا۔ کہ میں ذمہ لیتا ہوں کہ وہ آئندہ اس جگہ پر نہیں آئیں گے۔ اور میں نے اس کو کہہ دیا کہ جماعت لاہور اس کی نگرانی کریگی۔ اور اگر پھر اس نے ان لوگوں سے تعلق رکھا یا اپنے مکان پر آنے دیا۔ جو درحقیقت خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب کا مکان ہے۔ تو پھر اس کی معافی کو منسوخ کر دیا جائے گا۔ اس نے اسے تسلیم کیا۔ میں نے یہ بھی کہہ دیا کہ جماعت لاہور کا ریزولیوشن اس کے متعلق اسی طرح قائم رہے گا۔ جیسا کہ فیض الرحمٰن صاحب فیضی کے متعلق ہے۔ ان سب باتوں کے بعد اس نے مجھے یقین دلایا۔ کہ آئندہ وہ نیک چلنی اور صحیح طریقہ اختیار کرے گا۔ نہ سلسلہ کے دشمنوں سے کسی قسم کے تعلقات رکھے گا اور نہ اپنے مکان پر جو کہ درحقیقت ان کے والد کا مکان ہے انکو آنے دیگا۔ اس لئے یہ بات الفضل میں شائع کی جاتی ہے کہ میں نے چوہدری عبداللطیف صاحب کو مندرجہ بالا شرائط کے ساتھ معاف کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کو اپنی توبہ پر قائم رہنے کی توفیق دے کہ اس کے والد نہایت مخلص ہیں اور نہایت تندہی سے سلسلہ کے کاموں میں اپنی پنشن سے پہلے بھی اور بعد میں بھی حصہ لیتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی آنکھیں اپنی اولاد کی طرف سے ٹھنڈی کرے۔ اور اولاد کو مخلص احمدی بننے کی توفیق دے۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد
(خلیفۃ المسیح الثانی)
۲۰/۱۱/۵۶

جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بہت تھوڑا وقت باقی رہ گیا ہے۔ لہٰذا سیکرٹریان مال مہربانی کرکے پوری کوشش فرمائیں کہ چندہ جلسہ سالانہ جلد سے جلد وصول ہو کر فضل خزانہ ہو جائے۔ ناظر بیت المال

اخراج از جماعت

کراچی کی جماعت نے رپورٹ کی ہے کہ پیر محمد اکرم صاحب جو مولوی عبدالسلام صاحب مرحوم برادر مولوی عبدالرحمان صاحب عمر کے داماد ہیں جب سے کہ کراچی آئے ہیں انہوں نے کوئی چندہ نہیں دیا۔ دوسرے غلط اور جھوٹا پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں اور بعض دوسرے احمدیوں کو ورغلانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو تین مہینے چندہ نہ دے۔ اس کو جماعت سے خارج کیا جائے۔ پس ہم اعلان کرتے ہیں کہ پیر محمد اکرم صاحب اب جماعت احمدیہ کے فرد نہیں رہے۔ ان کو جماعت احمدیہ کراچی اور دیگر تمام جماعتہائے احمدیہ اپنی جماعت سے خارج سمجھیں۔

جماعت احمدیہ کو اپنی اس رو نوٹ کرے۔ اور تمام جماعت میں اس نیصلہ کو شائع کر دے ۔۔۔ یہ اعلان حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے شائع کیا جا رہا ہے۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات کے متعلق ضروری اعلان

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکا اشتہار روزنامہ الفضل میں فوراً شائع ہو جائے تو اشتہار کے ساتھ ہی اجرت اشتہار بھی ارسال فرما دیا کریں۔ پیشگی اجرت بھیجے بغیر کوئی اشتہار الفضل میں شائع نہیں کیا جائیگا۔ نقشہ اجرت اشتہارات طلب ہونے پر مفت ارسال کیا جائے گا۔ (مینیجر الفضل)

ایڈیٹر۔ ملک سیف الرحمن مخلص۔ ایم اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پریس نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

۴۶

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کی ہر زمانہ میں خود حفاظت فرمائیگا

اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ یہ وعدہ پورا کیا نہ صرف ظاہری لحاظ سے بلکہ علمی لحاظ سے بھی اس نے دشمن کے اعتراضات کا مسکت جواب مہیا فرمایا

اسلام کے خلاف عبارت میں شائع شدہ کتاب "مذہبی راہنما" کے جواب کا صحیح طریق یہ ہے کہ ہم اس کا مدلل رد لکھیں اور اسکی وسیع اشاعت کریں

یہی وہ طریق ہے جس سے ہم آج بھی واللہ یعصمک من الناس کی آئت قرآنی کی صداقت واضح کر سکتے ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ راکتوبر ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ ابھی تک شائع نہیں ہو سکا تھا۔ اب صیغہ زود نویسی اس خطبہ کو اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ (خاکسار محمد یعقوب حلوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس۔ وان اللہ لا یھدی القوم الکافرین۔ (مائدہ ع ۱۴)

پھر فرمایا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت

کا اس طرح وعدہ فرمایا ہے۔ کہ آپ کو قرآن کریم کی اشاعت اور اس کے احکام کی تبلیغ میں کوئی نقصان نہیں پہونچے گا۔ اب ہم غور کرتے ہیں کہ کسی تعلیم کی اشاعت کو کیسے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ سو ہمیں دنیا میں اس کے دو طریق نظر آتے ہیں۔ ایک طریق تو یہ ہے کہ بعض دفعہ کسی تعلیم کی اشاعت پر دشمن کو غصہ آجاتا ہے۔ اور وہ اشاعت کرنے والے پر کوئی جسمانی حملہ کر دیتا اور اسے نقصان پہنچا دیتا ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے جو آیت میں نے پڑھی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے۔ کہ آپ قرآن کریم کو پوری طرح پھیلائیں۔ اور اس بات کی پرواہ نہ کریں۔ کہ اس پر دشمن حملہ آور ہو جائیگا اور وہ آپ پر حملہ کر بیٹھے گا۔ کیونکہ واللہ یعصمک من الناس۔ اگر لوگ شرارت کر کے آپ پر حملہ کریں گے۔ تو وہ خدا جس نے قرآن کریم کو اتارا ہے اسے بھی غیرت آئے گی۔ اور وہ ان کے مقابلہ میں آپ کی حفاظت کرے گا۔ اور ان کی تدبیروں کو ناکام کر دے گا۔

دوسرا طریق

نقصان پہنچانے کا عملی رنگ میں ہوتا ہے۔ یعنی اگر کوئی تعلیم پھیلائی جائے۔ تو لوگ اس پر اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور اسی طرح اشاعت کرنے والے کی عزت اور اس کی شہرت کو صدمہ پہونچنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ واللہ یعصمک من الناس۔ اے ہمارے رسول! آپ قرآن کریم کی خوب اشاعت کریں۔ اور اس بات کی پرواہ نہ کریں کہ لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ بے شک لوگ اس تعلیم پر طرح طرح کے اعتراض کریں۔ ہم نے ایسا انتظام کیا ہوا ہے۔ کہ وہ تیری عزت اور تیری نیک نامی کو کوئی صدمہ نہیں پہنچا سکیں گے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ

کلام اللہ کی حفاظت

کے کیا ذرائع ہوتے ہیں۔ سو کلام اللہ کی حفاظت کا ایک ذریعہ تو یہ ہوتا ہے کہ اس کے کامل مومن ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں اور جب بھی اس پر کوئی اعتراض وارد ہو۔ وہ اس کو دور کر دیتے ہیں۔ اور دوسرا ذریعہ یہ ہوتا ہے۔ کہ خود کلام اللہ کے اندر ایسی باتیں رکھ دی جاتی ہیں۔ جو دشمن کے اعتراضات کو رد کرنے والی ہوتی ہیں۔ اور اس طرح دشمن اپنی بات میں خود ہی پکڑا جاتا ہے۔ وہ اگر کسی آیت پر اعتراض کرتا ہے۔ تو خود وہی آیت یا دوسری آیات اس کے اعتراض کو رد کر دیتی ہیں۔ قرآن کریم تو

ایک بہت بڑی چیز

ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا آخری کلام ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جن پر قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ خاتم النبیین اور سید ولد آدم ہیں۔ لیکن عام باتوں میں بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ بعض دفعہ ایسا تصرف کرتا ہے کہ اعتراض کرنے والے کو فوراً پکڑ لیتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عیسائی آیا۔ اور اس نے کہا کہ آپ تو کہتے ہیں کہ

قرآن کریم کی زبان ام الالسنہ ہے

حالانکہ میکس مولر وغیرہ نے لکھا ہے۔ کہ جو زبان ام الالسنہ ہوتی ہے وہ مختصر ہوتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ لوگ اس کو پھیلا دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ہم تو میکس مولر کے اس فارمولا کو نہیں مانتے۔ کہ ام الالسنہ مختصر ہوتی ہے۔ مگر پہلے بحث کو کوتاہ کرنے کے لئے ہم اس فارمولا کو مان لیتے ہیں۔ اور عربی زبان کو دیکھتے ہیں۔ کہ آیا وہ اس معیار پر پوری اترتی ہے یا نہیں۔ اس شخص نے یہ بھی کہا تھا کہ انگریزی زبان عربی زبان کے مقابلہ میں نہایت اعلیٰ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انگریزی نہیں جانتے تھے۔ لیکن آپ نے فرمایا اچھا آپ بتائیں کہ انگریزی میں میز پانی" کو کیا کہتے ہیں۔ اس نے کہا "واٹر" آپ نے فرمایا عربی زبان میں تو صرف "ماء" کہنے سے ہی یہ مفہوم ادا ہو جاتا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ "واٹر" زیادہ مختصر ہے یا "ماء" اب اگرچہ آپ انگریزی نہیں جانتے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کی زبان پر ایسے الفاظ جاری فرما دیئے کہ

معترض آپ ہی پھنس گیا

اور وہ سخت شرمندہ اور لاجواب ہو گیا اور کہنے لگا کہ پھر تو عربی زبان ہی مختصر ہوئی۔ یہی حال قرآن کریم کا ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ آپ کو دشمنوں کے حملہ سے بچائے گا۔ یعنی ہمیشہ ایسے لوگ پیدا کرتا رہے گا۔ جو قرآن کریم کو پڑھنے والے ہوں گے اس سے پیار و عشق رکھتے ہونگے۔ اور اس کی تفسیر کرنے والے ہوں گے۔ وہ دشمنوں کو ان کے حملوں کا ایسا جواب دیں گے کہ ان کا منہ بند ہو جائے گا۔ دوسرے اس نے قرآن کریم کے اندر ایسا مادہ رکھ دیا ہے کہ معترض جو بھی اعتراض کریں۔ اس کا جواب اس کے اندر موجود ہوتا ہے گویا ایچ حفاظت کے دو طریق ہیں ایک ان ٹرنل (Internal) یعنی اندرونی ذریعہ ہے اور

قرآن کریم میں یہ خصوصیت

رکھ دی گئی ہے کہ اگر کبھی کسی آیت پر اعتراض ہو

تو دوسری آیات اس اعتراض کو رد کر دیتی ہیں۔ اور دوسرا ذریعہ ایکسٹرنل (External) ہے۔ یعنی ایسے مومن پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو دشمنوں کے اعتراضات کو رد کرتے رہیں گے۔ گویا اللہ تعالیٰ بیرونی اور اندرونی دونوں ذرائع سے آپ کی حفاظت فرمائے گا۔

پھر فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یھدی القوم الکافرین۔ وہ کفار کو کامیابی کے مقام پر نہیں پہنچنے دیتا۔ وہ کسی طرح بھی حملہ کریں۔ نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ یا تو خدا تعالیٰ ان پر عذاب نازل کر کے انہیں تباہ کر دیگا یا مومنوں کو کھڑا کر دیگا۔ جو ان کے حملوں کا جواب دیں گے۔ اور یا پھر وہ قرآن کریم میں پہلے سے ہی ایسا جواب رکھ دے گا۔ جو دشمن کو جھوٹا ثابت کر دیگا۔ بہرحال کوئی ذریعہ بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ آپ کی حفاظت فرمائیگا۔

اب دیکھ لو

خدا تعالیٰ نے اس قرآنی وعدہ کے مطابق کس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت فرمائی۔ ابتدائی زمانہ میں جسمانی رنگ میں دشمن نے آپ پر بڑے بڑے حملے کئے۔ اور متعدد طریق سے آپ کو نقصان پہنچانا چاہا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر طرح محفوظ رکھا۔ حتیٰ کہ جب آپ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ جانے لگے۔ اس وقت بھی آپ کے دروازہ پر کفار کے مختلف قبائل کے نو آدمی کھڑے تھے۔ جو صرف اس ارادہ سے کھڑے تھے۔ کہ آپ کو قتل کر دیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈالا۔ کہ وہ آپ کو دیکھ نہ سکے۔ پھر جب آپ مکہ سے نکل کر غارِ ثور میں پہنچے۔ تو دشمن آپ کا پیچھا کرتا ہوا وہاں تک جا پہنچا۔ حضرت ابوبکرؓ گھبرا گئے۔ کہ کہیں دشمن آپ کو گزند پہنچانے میں کامیاب نہ ہو جائے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کی گھبراہٹ کو محسوس کرتے ہوئے فرمایا۔ ابوبکرؓ تم کیوں گھبراتے ہو۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔ یا رسول اللہ میں اس لئے نہیں گھبراتا۔ کہ میں مارا جاؤں گا۔ کیونکہ میں مارا گیا۔ تو کیا ہوگا۔ میں تو ایک معمولی انسان ہوں۔ میں تو صرف آپ کی وجہ سے گھبراتا ہوں۔ اگر آپ کو خدانخواستہ کوئی گزند پہنچی۔ تو اسلام کو سخت نقصان پہنچے گا۔ آپ نے فرمایا

لا تحزن ان اللہ معنا

ابوبکرؓ غم نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ وہ تو ہماری حفاظت کرے گا۔ اور پھر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔ افسوس ہے۔ کہ جب میں حج کے لئے گیا۔ تو غارِ ثور کو نہ دیکھ سکا۔ کیونکہ اگر میں اونچی جگہ چڑھوں۔ تو دل دھڑکنے لگتا ہے۔ میں غارِ ثور سے ایک یا ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلہ تک تو پہنچ گیا۔ لیکن اس سے آگے نہ جا سکا۔ غارِ ثور ایک چٹیل پہاڑی پر واقع ہے۔ اور نیچے بڑی گہری کھڈ ہے۔ درخت بھی نہیں بلکہ چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں بھی بہت کم ہیں۔ اس وجہ سے میرا دل کمزوری محسوس کرنے لگا۔ میں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔ کہ تم جا کر غار دیکھ آؤ۔ اور واپس آ کر مجھے اس کی کیفیت سے آگاہ کرو۔ چنانچہ وہ وہاں گئے۔ واپس آ کر انہوں نے بتایا۔ کہ یہاں سے فرلانگ ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلہ پر ایک چھوٹی سی غار ہے۔ جس کا منہ تنور کی طرح ہے۔ اس کے قریب کچھ چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں ہیں۔ اس کے اندر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چھوٹا سا گڑھا ہے جہاں آدمی ٹھہر سکتا ہے۔ مگر چونکہ اندھیرا تھا۔ اس لئے اس کا اندر سے پوری طرح جائزہ نہیں لیا جا سکا۔

غارِ حراء

میں نے دیکھی ہے۔ بلکہ وہاں جا کر نماز بھی پڑھی ہے۔ یوں تو اس کا راستہ غارِ ثور کے رستہ سے زیادہ خطرناک ہے۔ مگر جس پہاڑی پر غارِ حرا واقع ہے۔ وہ چھوٹی ہے یعنی وہ زیادہ اونچی نہیں۔ غارِ ثور والی پہاڑی زیادہ اونچی ہے۔ اور پھر وہاں سے نیچے بڑی گہری کھڈ نظر آتی ہے۔ مگر نہ غارِ حرا کا راستہ زیادہ خطرناک ہے۔ رستہ میں بڑے بڑے پتھر ہیں۔ جن پر سے چھلانگیں لگا کر گزرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں حرا پر چڑھ گیا۔ اور غارِ ثور تک نہ جا سکا۔ غارِ حرا در اصل غار نہیں بلکہ دو پتھر ہیں۔ جو جڑے ہوئے ہیں۔ ان پتھروں کے نیچے کھڑے ہو کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے۔ ہم نے بھی وہاں جا کر نماز پڑھی۔ اور دعائیں کیں۔

پھر ہجرت کے علاوہ اور بھی کئی مواقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کو پورا کیا۔ کہ واللہ یعصمک من الناس۔ مثلاً

غزوۂ حنین

میں ایک موقعہ پر صحابہؓ دشمن کے دباؤ کی وجہ سے آپ سے دور چلے گئے۔ اس وقت آپ کے قریب ایک ایسا شخص تھا۔ جو مکہ سے اسلامی لشکر کے ساتھ صرف اس نیت سے آیا تھا۔ کہ اگر موقعہ ملا۔ تو آپ کو مار ڈالے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔ اور اس دشمن کو اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہونے دیا۔ غزوۂ حنین میں مکہ کے نئے مسلمان بھی شامل ہو گئے تھے۔ اور ان میں بعض کافر بھی تھے۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا۔ کہ ہم بھی آپ کے ساتھ جائیں گے۔ اور اپنی بہادری کے جوہر دکھائیں گے لیکن جب تیروں کی بوچھاڑ ہوئی۔ تو وہ اس کی تاب نہ لا سکے۔ اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ ان کے بھاگنے کی وجہ سے دوسرے مسلمانوں کے گھوڑے بھی بھاگ اٹھے اور

ایک وقت ایسا آیا

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارد گرد صرف چند مسلمان رہ گئے۔ آپ جب دشمن کی صفوں کی طرف بڑھنے لگے۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔ یا رسول اللہ یہ وقت آگے بڑھنے کا نہیں۔ دشمن کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور مسلمان لشکر تتر بتر ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ابوبکرؓ مجھے چھوڑ دو۔ پھر فرمایا

انا النبیّ لا کذب انا ابن عبد المطلب

میں خدا تعالیٰ کا نبی ہوں۔ جھوٹا نہیں۔ اس لئے مجھے دشمن کا کوئی ڈر نہیں۔ آپ نے یہاں

"النبی" کا لفظ

استعمال فرمایا ہے۔ "انا نبی" نہیں کہا۔ کیونکہ النبیؐ کے متعلق بائیبل میں بھی پیشگوئیاں پائی جاتی تھیں۔ کہ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ چنانچہ یسعیاہ میں آتا ہے۔ "میں ہی تیرا ہاتھ پکڑ لوں گا اور تیری حفاظت کروں گا۔"

(یسعیاہ باب ۴۲ آیت ۶)

پس "النبیؐ" کا لفظ استعمال فرما کر آپ نے بیان فرمایا۔ کہ میں ہی وہ موعود نبی ہوں۔ جس کی بائیبل میں پیشگوئی کی گئی تھی۔ پھر مجھے کسی دشمن کا کیا خوف ہو سکتا ہے۔ لیکن میری اس جرأت اور دلیری کی وجہ سے جو میں آٹھ ہزار تیر اندازوں کی زد میں ہونے کے باوجود دکھا رہا ہوں۔ دشمن جو بت پرست ہے۔ یہ خیال نہ کرے کہ میں کوئی دیوتا یا خدا ہوں۔ بے شک میں "النبیؐ" ہوں۔ اور خدا تعالیٰ نے میری حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن باریں ہم میں بشر ہی ہوں۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ خدا یا کوئی دیوتا نہیں ہوں۔

یہاں آپ نے

"ابن المطلب" کہا ہے

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عربی زبان میں "ابن" کا لفظ پوتے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ حضرت عبد المطلب کے پوتے تھے۔ بیٹے نہیں تھے۔ غرض آپ کی جسمانی حفاظت کی بیسیوں مثالیں تاریخ میں موجود ہیں۔ اگر میں انہیں بیان کروں تو کئی گھنٹوں میں خطبہ ختم ہو۔ لیکن مختصر طور پر میں صرف اتنا کہوں گا کہ آپ کی زندگی میں بیسیوں دفعہ خطرناک سے خطرناک مواقع پر خدا تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔

پھر عملی طور پر دیکھا جائے۔ تو جب بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دشمن نے حملہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی عزت کو بچایا۔ اور دشمن کو اس کے مقصد میں ناکام و نامراد رکھا۔ آخری زمانہ میں جب اسلام بہت کمزور ہو گیا تھا۔ تو کہتے ہیں۔ اس وقت دمعہ کے بادشاہ نے مسلمان بادشاہ کو لکھا۔ کہ میرے پاس کوئی مسلمان عالم بھیجو۔ میں اس کی

پادریوں سے بحث

کرانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ مسلمان بادشاہ نے ایک عالم بھجوا دیا۔ عیسائیوں نے پہلے سے ہی منصوبہ کیا ہوا تھا۔ پادری کہنے لگا۔ مولوی صاحب تمہارے (حضرت) عائشہؓ والا واقعہ جو احادیث میں آتا ہے۔ وہ کیا ہے۔ مطلب اس کا طعنہ کرنا تھا۔ مسلمان عالم جو غالباً امام ابن تیمیہؒ یا ان کے کوئی دوست تھے۔ بڑے ہوشیار تھے۔ کہنے لگے۔ پادری صاحب۔ دنیا میں دو عورتیں گذری ہیں۔ ایک حوت کا خاوند تھا۔ خبیث لوگوں نے اس پر الزام لگایا۔ مگر ساری عمر اس کے کوئی بچہ نہیں ہوا۔ لیکن ایک اور عورت (یعنی حضرت مریمؑ) تھی۔ جس کا خاوند بھی نہیں تھا۔ اس پر دشمنوں نے الزام لگایا۔ اور اس کے ہاں بیٹا پیدا ہو گیا۔ اب آپ بتائیے۔ کہ الزام کس عورت پر لگتا ہے۔ اس پر پادری سخت شرمندہ اور لاجواب ہو گیا۔ آج کل تو یہ حالت ہے۔ کہ ذرا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کوئی بات کہی جائے۔ مسلمان طور بچانا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰؑ کی ہتک کر دی گئی ہے مگر اس وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا مسلمان حضرت عیسیٰ ؑ کی غیرت کم رکھتا تھا۔ اور

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غیرت

زیادہ رکھتا تھا۔ چنانچہ دیکھ لو۔ امام ابن تیمیہ ؒ یا ان کے دوست روم کے دربار میں ڈرے نہیں بلکہ انہوں نے فوراً کہہ دیا۔ کہ پادری صاحب! آپ جس عورت کا ذکر کر رہے ہیں۔ اس کا تو خاوند موجود تھا۔ اور باوجود خاوند ہونے کے اس کے ہاں ساری عمر اولاد نہیں ہوئی۔ مگر حضرت مریم کا تو خاوند بھی نہیں تھا۔ اور اس کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا۔ اب آپ بتائیے۔ کہ الزام حضرت عائشہ رضؓ پر لگا۔ یا حضرت مریم پر۔ غرض ہر موقعہ پر جب بھی دشمن نے اسلام پر حملہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے کامل مومنوں کو کھڑا کر دیا۔ اور انہوں نے دشمن کے اعتراضات کو رد کر دیا۔ مثلاً غدر کے بعد مسلمانوں کی حالت بڑی خراب تھی۔ اس وقت مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی اور آپ کے بعد بعض اور لوگ کھڑے ہو گئے۔ جنہوں نے عیسائیوں اور آریوں کے اعتراضات کے جواب دیئے اور دین کی حفاظت کی۔

سرسید احمد خاں صاحب

نے بھی اپنے زمانہ میں عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کھڑا کر دیا۔ جنہوں نے اتنے لمبے عرصہ تک دشمن کا مقابلہ کیا۔ کہ آپ کی وفات پر دشمنوں نے بھی اس بات کا اعتراف کیا۔ کہ آپ نے اسلام کا دفاع ایسے شاندار رنگ میں کیا ہے۔ کہ آپ سے پہلے اور کسی مسلمان عالم نے اس طرح

اسلام کا دفاع

نہیں کیا۔ یہ "واللہ یعصمک من الناس" کا ہی کرشمہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ تھا۔ کہ اس نے آپ کو بہرحال بچانا ہے۔ جب دشمن نے تلوار سے حملہ کیا۔ تو اس نے اس کی تلوار کو کند کر دیا۔ اور جب اس نے تاریخ سے حملہ کیا۔ تو خدا تعالیٰ نے ایسے مسلمان کھڑے کر دیئے۔ جنہوں نے

تاریخی کتب کی چھان بین

کر کے دشمن کے اعتراضات کو رد کر دیا۔ اور خود مخالفین کے بزرگوں کی تاریخیں کھول کر بتایا۔ کہ وہ جو اعتراضات اسلام پر کر رہے ہیں۔ وہ ان کے اپنے مذہب پر بھی پڑتے ہیں۔ اور جو حصہ قرآن کریم اور احادیث سے تعلق رکھتا تھا۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف کر دیا۔

ان دنوں بھی اسلام کے خلاف بمبئی سے ایک کتاب "مذہبی رہنما" شائع ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں میں

بڑا جوش پیدا ہوا

یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کرتے ہوئے سینکڑوں مسلمان ہندوستان میں شہید ہو گئے۔ ان لوگوں نے جو طریق عمل اختیار کیا۔ وہ اس زمانہ کے لحاظ سے صحیح ہے یا غلط۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ بہرحال مسلمانوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو عشق اور محبت ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم انہیں مجبور اور معذور سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کے پاس کروڑوں روپیہ ہے۔ اگر گورنمنٹ کسی کتاب کی ۵۰۰ کاپیاں ضبط کرے۔ تو وہ اسی وقت اس کی دس ہزار کاپیاں کسی دوسرے علاقہ میں شائع کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے

فتنے کا استیصال

نہیں ہوتا۔ انگریزوں کے زمانہ میں بھی یہی ہوتا رہا ہے۔ کہ جب کوئی کتاب ضبط ہوئی۔ ہندوؤں نے فوراً اسے چھپوا دیا۔ دوتمان نے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا۔ تو میں نے اس کا جواب لکھا۔ اس جواب کی وجہ سے گورنمنٹ کو بمبئی سے چیف جج کو چھٹی سے واپس منگوانا پڑا۔ اور اس شخص پر مقدمہ چلایا گیا۔ اور اس کے اخبار کو ضبط کیا گیا۔ مگر بعد میں مجھے پتہ لگا۔ کہ ہندوؤں نے اس مضمون کی لاکھوں کاپیاں چھپوا کر شائع کر دی ہیں۔ اس کتاب کے متعلق بھی جب مسلمانوں میں جوش پیدا ہوا۔ اور انہوں نے احتجاج کیا۔ تو اتنا فائدہ تو ضرور ہوا۔ کہ حکومت نے کتاب ضبط کر لی۔ مگر اچھا ہوتا کہ مسلمان چندہ جمع کر کے

اس کا جواب شائع کر دیتے

ایک دفعہ میں ڈلہوزی گیا۔ کشمیر کا مینا بنا کام تھا۔ اس وقت چمبہ کی ریاست میں بھی

مسلمانوں پر ظلم

ہو رہا تھا۔ وہاں کی انجمن کا ایک سیکرٹری میرے پاس آیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ آپ ان مسلمانوں کی بھی خبر لیں۔ میں نے کہا۔ یہ سیاسی لوگوں کا کام ہے۔ مجھے تو ایک جگہ نظر آیا۔ کہ ۵۰ لاکھ مسلمان تباہ ہو رہا ہے۔ تو میں نے اس میں دخل دے دیا۔ مگر ہر جگہ میں دخل نہیں دے سکتا۔ لیکن وہ میرے پیچھے پڑا رہا۔ اس پر میں نے کہا۔ کہ تم یہ بتاؤ۔ کہ کیا تم مجھے دو سو مسلمان دے سکتے ہو۔ جو قید ہونے کو تیار ہوں۔ وہ کہنے لگا دو سو نہیں دو ہزار مسلمان مرنے کے لئے تیار ہے۔ میں نے کہا۔ مجھے مرنے کے لئے لوگوں کی ضرورت نہیں۔ مجھے دو سو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو قید ہونے کے لئے تیار ہوں۔ اگر آپ اتنے آدمی قید ہونے کے لئے دے دیں۔ تو میں آپ لوگوں کی مدد کرنے کا ذمہ لے لیتا ہوں۔ اس نے پھر کہا۔ کہ دو ہزار مسلمان مرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں نے کہا۔ میرا کام بنتا نہیں بلکہ خراب ہوتا ہے۔ مجھے صرف

ایسے لوگوں کی ضرورت ہے

جو قید ہونے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن وہ یہی کہتا رہا۔ کہ دو ہزار مسلمان مرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ کا یہ خیال ہے۔ کہ جو لوگ قید ہوں گے۔ وہ تو کسی نہ کسی طرح چٹھیاں لکھتے رہیں گے۔ کہ ہمارے بیوی بچے بھوکے مر رہے ہیں۔ ان کا انتظام کیا جائے۔ مگر جو مر جائیں گے ان کا قصہ پاک ہو جائے گا۔ وہ تو اپنے بیوی بچوں کے بھوکے مرنے کی شکایت نہیں کریں گے۔ اس لئے قید ہونے کی نسبت مر جانا زیادہ آسان ہے۔ کہنے لگا بات تو یہی ہے۔ غرض مرنا آسان ہوتا ہے۔ لیکن مشکلات کو متواتر برداشت کرتے چلے جانا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن بہرحال جب مقابلہ کا سوال ہو۔ تو روپیہ کا خرچ ایک طبعی امر ہے۔ اب بھی ہندوستان میں لکھ پتی مسلمان موجود ہیں۔ وہ چندہ کر کے

"مذہبی رہنما" کا جواب

شائع کر دیتے۔ اور ثابت کرتے کہ اس کا لکھنے والا جھوٹا ہے۔ پھر اگر ہندوؤں نے اس کی دس ہزار کاپی شائع کی تھی۔ تو مسلمان اس کا جواب

دس لاکھ کی تعداد میں

شائع کر دیتے۔ اور سارے ملک میں پھیلا دیتے۔ اس سے ہندوؤں کا منہ بند ہو جاتا۔ اور وہ سمجھ لیتے کہ آئندہ مسلمانوں کو نہیں چھیڑنا چاہیئے۔ اگر ہم انہیں چھیڑیں گے۔ تو وہ نہ صرف اپنا دفاع کریں گے۔ بلکہ ہمارے مذہب کی بھی قلعی کھولیں گے۔ کیونکہ یہ یقینی بات ہے۔ کہ ہم نہ صرف ان کے

اعتراضات کا جواب

کا جواب دے سکتے ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کا الزامی جواب بھی دے سکتے ہیں۔ ہندوؤں کی کتابوں میں ان کے دیوتاؤں کے متعلق اس قدر گند بھرا ہوا ہے۔ کہ اگر اسے ظاہر کیا جائے۔ تو انہیں منہ چھپانے کے لئے جگہ نہ ملے۔ مثلاً کیا کوئی

الہامی مذہب

یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ فلاں دیوتا کی کسی عورت پر نظر پڑ گئی۔ بعد میں اس نے اپنا تہہ بند جھاڑا۔ تو اس میں سے بچہ پیدا ہو گیا۔ یہ اتنی شرمناک بات ہندوؤں کی کتابوں میں درج ہے۔ کہ مجھے خطبہ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے بھی شرم محسوس ہوتی ہے۔ بہرحال ہندوؤں کی کتابوں میں اس قدر گند موجود ہے۔ کہ اگر اسے ظاہر کیا جائے۔ تو ہندوؤں میں تاب نہیں کہ وہ

مسلمانوں کے مقابلہ میں

کھڑے ہو سکیں۔ پس اگر موقعہ پر مسلمان چندہ جمع کر کے اس کتاب کا جواب شائع کرتے۔ اور اس کے ساتھ ہی ہندوؤں کی کتابوں کا گند ظاہر کرتے۔ تو انہیں پتہ لگ جاتا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر حملہ کرنے کے کیا معنی ہیں۔ خود ان کے نبی حضرت کرشن (علیہ السلام) کے متعلق

ان کی کتابوں میں گند بھرا ہوا ہے

اور لکھا ہے۔ کہ کس کس طرح وہ عورتوں سے کھیلتے تھے۔ پھر ایک اور ننگا واقعہ ہے۔ مگر میں خطبہ میں اسکی تفصیل بیان نہیں کر سکتا۔ صرف مجملاً بیان کر دیتا ہوں۔ کہ ایک دفعہ میں بنارس گیا۔ وہاں میں نے ہندوؤں کا ایک مندر دیکھا۔ اس پر ایک سیڑھی لگی ہوئی تھی۔ اس سیڑھی پر ہر جگہ اس قدر ننگی تصویریں بنی ہوئی تھیں کہ میں نہیں سمجھتا۔ انہیں کوئی ہندو بھی بیان کر سکے۔ ایک کٹر ہندو

ولادت:۔ مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی ضلع لائل پور کو مورخہ ۱۰ نومبر بدھ خدا تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی۔ احباب جماعت سے نومولودہ کی درازئ عمر۔ خادمۂ دین اور قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار رسید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال حلقہ لائل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی ان کا ذکر کرتے ہوئے شرم محسوس کریگا۔ غرض ہندوؤں کے اپنے ہندو دیوتاؤں اور مذہب میں اس قدر گند ہے کہ اسے ظاہر کرنے سے ان کا منہ بند ہو سکتا ہے پس مسلمانوں کا کام تھا کہ وہ ان باتوں کو بیان کرتے اور کہتے کہ تم مسلمانوں پر تو اعتراض کرتے ہو۔ لیکن تمہیں اپنے گھر کی خبر نہیں۔ ہندوستان میں زیادہ تر پوجا شوجی کی ہوتی ہے۔ اگر شوجی کی حقیقت آپ بیان کرو۔ تو ہندو شرمندہ ہو جائیں گے۔ میں جب لنڈن گیا۔ تو وہاں میں نے ایک انگریز عورت کو لڑکیوں کو پڑھانے کے لئے بطور استانی رکھ لیا۔ وہ عورت

مذہبی جوش

رکھتی تھی۔ وہ میری کتابیں بھی خرید کر لے گئی۔ ایک دن اس نے شکوہ کیا کہ آپ نے عیسائیت کے متعلق ایسی باتیں بیان کی ہیں جو ٹھیک نہیں۔ میں نے کہا۔ تم کوئی ایک بات بیان کرو اس پر اس نے کہا۔ آپنے فلاں حوالہ جو لکھا ہے۔ اس کا مطلب پادری اور بیان کرتے ہیں۔ میں نے کہا۔ کیا یہ حوالہ بائیبل میں موجود نہیں۔ اس نے کہا۔ بائیبل میں تو موجود ہے لیکن اس کا وہ مطلب نہیں جو آپ نے لیا ہے۔ آپ کو اس کا وہ مفہوم لینا چاہیئے۔ جو اس کے ماننے والے لیتے ہیں۔ میں نے کہا۔ تمہارا مطلب تو یہ ہوا کہ

اس حوالہ کا مطلب

جو عیسائی لوگ لیتے ہیں۔ وہ مجھے بیان کرنا چاہیئے۔ لیکن تمہاری اپنی کتابوں میں اسلام کے متعلق جو باتیں لکھی ہیں۔ وہ ہم نہیں مانتے۔ پھر وہ کیونکر جائز ہیں۔ میں نے تو یہ حوالہ عیسائیوں کو مقابل دلائل کے لکھا ہے تا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اعتراض کرتے ہوئے وہ سمجھ سے کام لیں۔ اگر وہ قانون جسے تم نے بیان کیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ تو عیسائیوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے اندر اسے جاری کریں۔ اور اسلام نے کسی حوالہ کے ایسے معنے نہ کریں جو مسلمانوں کے نزدیک درست نہ ہوں لیکن اگر وہ کسی آیت کے اپنے معنے کر کے اسلام پر اعتراض کرلے کے مجاز ہیں تو ہم بھی توراۃ اور انجیل کی آیات کے وہ معنے کریں گے۔ جو ہمارے نزدیک ان سے نکلتے ہیں۔ اس پر اس نے کہا۔ تب تو وہ بات ٹھیک ہے۔ جو آپ نے لکھی ہے۔ غرض مناسب طریق یہی تھا کہ مسلمان مذاہب اور ان کا جواب دیتے۔ اور ہندوؤں کے مذہب کا پول کھولتے۔ ان کی کتابوں میں اس قدر گند بھرا ہوا ہے۔ کہ ذرا سا پردہ اٹھانے سے بھی وہ شرم کے مارے سر اوپر نہیں کر سکتے۔

کہا جاتا ہے

کہ ہندو مسلمانوں کے احتجاج کے جواب میں یہ لکھتے ہیں کہ یہ کتاب تو ۲۹ سال ہوئے امریکہ میں چھپی تھی۔ گویا اس کتاب کا کھٹکھٹانا کوئی عیسائی ہے۔ ہندو نہیں۔ اگر یہ درست ہے۔ تو اس صورت میں زیادہ مناسب یہ ہے۔ کہ اس کتاب کا جواب امریکہ میں شائع کیا جائے۔ اور اس کا ترجمہ ہندوستان میں پھیلایا جائے مدعو صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر تم کوئی ایسی بات دیکھو جو ناپسندیدہ ہو۔ تو اگر تمہارے ہاتھ میں طاقت ہو تو تم اسے ہاتھ سے مٹا دو اور اگر تمہارے ہاتھ میں طاقت نہ ہو۔ لیکن تم زبان سے اس کی برائی کا اظہار کر سکتے ہو تو زبان سے اس کی برائی ظاہر کرو اور اگر تم میں زبان سے اظہار کرنے کی بھی طاقت نہ ہو۔ تو تم دل میں ہی اسے برا سمجھو۔ یہ نکتہ بہت لطیف ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے

پاکستان گورنمنٹ

چونکہ پروٹسٹ کر سکتی ہے۔ اسلئے اس کا فرض ہے کہ وہ ہندوستان کی حکومت سے پروٹسٹ کرے کہ اس نے ہمارے آقا کی ہتک کروائی ہے۔ اور ہندوستانی مسلمان جو مظلوم ہیں۔ اور وہ اس کے متعلق کوئی آزادانہ کارروائی نہیں کر سکتے۔ ان کے متعلق یہ حکم ہے۔ کہ وہ دل میں ہی اس پر برا منائیں۔ اور چونکہ پاکستانی گورنمنٹ نے اس کتاب کو ضبط کر لیا ہے۔ اسلئے پاکستان سے باہر کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس کتاب کا جواب لکھیں اور اسے امریکہ اور ہندوستان میں شائع کروائیں اگر یہ جواب امریکہ میں شائع کیا جائے۔ تو وہاں کے رہنے والے لوگوں کے سامنے بھی کتاب کے مصنف کا جھوٹ ظاہر ہو جائے گا۔ پھر اس کا ترجمہ ہندوستان میں شائع کیا جائے تو ہندو بھی ڈر جائینگے اور وہ آئندہ مسلمانوں پر حد نہیں کرینگے اور سمجھ لیں گے کہ اگر انہوں نے مسلمانوں کی طرف کنکر پھینکا تو اس کے جواب میں پتھر پڑے گا۔ اس سے نہ صرف ہندوستانی مسلمان خوش ہو جائیں گے۔ بلکہ

قرآنی آیت واللہ یعصمک من الناس کی صداقت

بھی واضح ہو جائے گی۔ اخبارات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جب سعودی عرب کے بادشاہ سے پنڈت نہرو ملنے گئے اور اس کتاب کے متعلق باتیں ہوئیں تو انہوں نے وعدہ کیا۔ کہ وہ آئندہ ایسا انتظام کریں گے کہ اس قسم کی کوئی دلآزار کتاب شائع نہ ہو۔ لیکن مجھے یقین نہیں کہ پنڈت نہرو اپنے وعدہ پر عمل کریں وہ صرف سعودی عرب کے بادشاہ کو خوش کرنے کے لئے یہ باتیں کہہ آئے ہیں۔ کیونکہ خواہ پنڈت نہرو کے دل میں نیکی ہو۔ ان کے ارد گرد جو لوگ ہیں۔ وہ کٹر ہندو ہیں۔ انہوں نے اپنے وعدے کے مطابق کوئی عمل کیا۔ تو ان کے ساتھی شور مچا دینگے کہ تم کون ہو۔ جو ہمیں اس بات سے روکتے ہو۔

پس میرے نزدیک

اصل طریق یہ ہے

کہ چونکہ اس کتاب کا مصنف عیسائی ہے اور امریکہ کا رہنے والا ہے۔ اس لئے اس کے جواب میں جو کتاب لکھی جائے اس کا ایک ایڈیشن انگریزی میں ہو۔ جو امریکہ میں شائع کیا جائے۔ اس میں ایک طرف تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دفاع ہو۔ یعنی ان اعتراضات کا جواب ہو۔ جو اس کتاب میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کئے گئے ہیں۔ اور دوسری طرف عیسائیوں کو الزامی جواب دیا جائے اور پھر اس کا دوسرا ایڈیشن ہندوستان میں شائع کیا جائے۔ اس میں بھی ایک طرف تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دفاع ہو۔ یعنی ان اعتراضات کا جواب ہو جو آپ کی ذات پر اس کتاب میں کئے گئے ہیں۔ اور دوسری طرف ہندو مذہب کو مدنظر رکھتے ہوئے الزامی جواب ہو تا ہندوؤں کو بھی ہوش آجائے۔ اور آئندہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے میں احتیاط سے کام لیں پھر اگر اس کتاب کا مصنف زندہ ہو (ممکن ہے وہ مر گیا ہو۔ کیونکہ اس کتاب کو شائع ہوئے ۲۹ سال کا عرصہ گذر چکا ہے) تو ہمارے مبلغ اسے

مباہلہ کا چیلنج

دیں اور کہیں۔ کہ اگر وہ سچا ہے۔ اور عیسائی لوگ امریکہ کے ساتھ ہیں۔ تو وہ پچاس عیسائی اپنے ساتھ لے آئے ہم بھی اپنے ساتھ پچاس مسلم لے آتے ہیں۔ اور پھر وہ ہم سے مباہلہ کرے اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام میں طاقت ہوگی تو وہ انہیں بچا لیں گے۔ اور اگر ہمارے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بھیجنے والے خدا میں طاقت ہوئی۔ تو وہ انہیں تباہ کر دیگا اس مباہلہ کے بعد جب عیسائیوں پر خدائی عذاب نازل ہوا تو ثابت ہو جائے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں کوئی خدائی طاقت نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھیجنے والا خدا اب بھی زندہ ہے گو آپ کی وفات پر ۱۳۰۰ سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے مگر وہ اب بھی آپ کی حفاظت کرتا ہے۔ اور اگر وہ لوگ مباہلہ کے لئے نہ آئیں۔ تو جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈوئی کے متعلق پروپیگنڈا کیا تھا۔ اس کے متعلق بھی ملک بھر میں پروپیگنڈا کیا جائے۔ اس سے

اسلام کی عظمت

ظاہر ہوگی اور لوگوں پر واضح ہو جائے گا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملہ کرنے والے جھوٹے ہیں۔ مباہلہ کا ہتھیار عیسائیت میں موجود نہیں۔ لیکن اسلام میں موجود ہے۔ اور اس موقع پر اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ڈوئی کے اعلان کی وجہ سے

امریکہ بھر میں شور

پڑ گیا تھا۔ اور بیسیوں اخباروں اور رسالوں نے ان خبروں کو شائع کیا تھا۔ اب بھی اسی طرح اس کتاب کے مصنف کو مباہلہ کا چیلنج دیا جائے۔ تو ملک میں پھر زندگی پیدا ہو جائے گی اور واللہ یعصمک من الناس کی صداقت کا ایک اور ثبوت مل جائے گا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے حفاظت کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اسلئے عیسائیوں سے کہو کہ ہم قرآن کریم کا یہ دعوےٰ تمہارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ تم پہلے ہم سے مباہلہ کرلو اور اپنے اعتراضات پیش کرو۔ پھر ہماری باتوں کا رد کریں گے۔ اور بتائیں گے کہ ان سے بھی بدتر باتیں تمہارے ان موجود ہیں۔ پھر تم ان کا جواب دے لینا۔ اور اگر مباہلہ کے بعد بھی تم اپنے دعوےٰ پر قائم رہو۔ تو

ہم سے مباہلہ کرلو

خدا تعالیٰ خود جھوٹے کو تباہ کر دیگا اور دوسرے فریق کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔ یہ طریق ایسا ہے کہ اس سے امریکہ اور ہندوؤں دونوں پر اسلام کا رعب قائم ہو جائے گا۔ ہندوؤں کو الزامی جواب دینے کے لئے میں نے دیکھا ہے کہ انہوں نے اسی امریکن کی کتاب کو شائع کیا ہے

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اگر کوئی شخص دوسرے کو تیر مارے اور وہ تیر اُسے زخمی نہ کرے لیکن ایک دوسرا آدمی جو تیر اٹھائے اور اسے دوسرے کے سینہ میں پیوست کر دے تو زیادہ ظالم ہے جس نے گرا ہوا تیر اٹھایا اور دوسرے کے سینہ میں چبھو دیا۔ یہ کتاب بھی امریکہ کے کسی عیسائی نے شائع کی تھی۔ مگر

امریکہ کی کتاب

تو امریکہ میں رہ گئی۔ ہندوؤں نے اس کا ترجمہ کر کے مسلمانوں تک پہنچایا اور اس طرح ان کی تکلیف کا موجب ہوئے۔ پس یہ گالیاں ہندوؤں نے مسلمانوں تک پہنچائی کہ اپنے ذمہ لے لیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کتاب کے ایڈیشن میں جو ہندوستان میں شائع ہو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے ساتھ ساتھ ہندو مذہب کے پول بھی کھولے جائیں۔ اور دوسرے ایڈیشن میں دفاع کے ساتھ ساتھ عیسائیت کے پول کھولے جائیں کیونکہ اسی کتاب کا اصل مصنف عیسائی ہے۔ اس کے بعد اس کتاب کے لکھنے والوں اور شائع کرنے والوں کو چیلنج کیا جائے کہ یہ ہمارے ساتھ بحث کر لیں اور اس کے بعد اگر ان میں طاقت ہو تو ہم سے جہاد کریں تاکہ خدا تعالیٰ کی طاقت انہیں نظر آ جائے اگر یہ طریق اختیار کیا جائے تو

میں سمجھتا ہوں

کہ یورپ۔ امریکہ اور ہندوستان تینوں کے لئے یہ طریق ہدایت کا موجب ہوگا۔ ہندوستان کی طرف تو زیادہ توجہ ہو گیا ہے مگر اب تک یورپ اور امریکہ میں شور مچ گیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے والوں کو احمدیوں نے خوب تاڑا ہے اور انہیں مباحثہ اور جہاد کا چیلنج دیا ہے تو ہندوستان کے اخبارات بھی شور مچانے لگ جائیں گے اور وہ بھی ہماری باتیں شائع کرنے لگ جائیں گے جو یورپ اور امریکہ کے اخبارات میں شائع ہو رہی ہوں گی اور اس سے ہندوؤں کے کان کھڑے ہو جائیں گے۔ اور وہ سمجھ لیں گے کہ احمدی پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اگر ان کے رسول پر حملہ کیا گیا تو وہ اصلاً تک حملہ کرنے والوں کو نہیں چھوڑیں گے۔ جب تک انہیں گھر نہ پہنچا لیں۔ اسی طرح آئندہ کے لئے وہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے

اور مسلمانوں پر حملہ کرنے میں احتیاط سے کام لیں گے ؎

وعدہ بذریعہ تار

جماعت راولپنڈی کے امیر جماعت نے بذریعہ تار دفتر اوّل و دوم کے وعدے مبلغ ۶۰۳/۴ کی اطلاع حضور میں پیش کرنے کی دی۔ جو حضور میں پیش کئے گئے اجمیں وہاں سے اور وعدے آنے والے ہیں۔ یہ پہلی قسط ہے۔ جماعت کراچی سے تین قسطیں وعدوں کی آ چکی ہیں۔

ہر جماعت کے صدر اور خدام کو شش کریں کہ ان کے وعدوں کی فہرستیں زیادہ سے زیادہ ۱۵ دسمبر تک مکمل ہو جائیں۔ تاجلسہ سالانہ میں تحریک جدید اپنی ضرورت کے پورا ہونے کا اعلان کر سکے۔

ہر جماعت کے وعدے دینے والے انصار اور خدام اس بات کو اچھی طرح یاد رکھیں کہ اس سال میں ہر احمدی جو اپنے لئے آمد پیدا کر رہا ہے وہ دفتر اوّل یا دوم میں شامل ہو جائے اور اس کے ساتھ اس کی اہلیہ اور وہ بچے بھی جو اس کی آمد پر گذارہ کرتے ہیں شامل کئے جائیں۔ اور جو بچے خود آمد پیدا کر رہے ہوں ان کو بھی شامل کرنے کی کوشش کریں۔ یا اس دفتر کو ان کے پتہ سے اطلاع دیں تا دفتر سے حضور کے خطبات و ارشادات بھیج کر شامل ہونے کی جدوجہد کر سکے۔

یاد رہے وعدے لینے اور پھر ان کی وصولی کرنے کی ذمہ داری کلیۃً حضور ایدہ اللہ ہر امیر یا صدر اور خدام الاحمدیہ اور انصار پر ڈال چکے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہر امیر یا صدر یا خدام یا انصار ذمہ دار ہیں کہ وہ اپنی اس ذمہ داری کا احساس رکھتے ہوئے بہر حال ۱۵ دسمبر سے قبل مکمل کر لیں ؎

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

ملاقاتوں کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل تفسیر کا کام کر رہے ہیں اور ملاقات کے لئے زیادہ وقت نہیں دے سکتے۔ لہذا دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ماسوائے کسی نہایت اہم کام کے ملاقات کے لئے تشریف نہ لائیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

ضرورت ہے

روزنامہ الفضل میں اس وقت حسب ذیل دو آسامیاں خالی ہیں مندرجہ ذیل کوائف کے حامل جو احباب مرکز سلسلہ میں خدمت کی خواہش رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں ۵ دسمبر تک ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ کے پتہ پر بھجوا دیں:۔

(۱) منیجر کا گریڈ ۲۲۰ - ۱۰ - ۱۳۰ - ۵ - ۱۰۰ - ۴ - ۸۰۰ تعلیمی قابلیت بی۔ اے

(۲) منیجر اشتہارات کا گریڈ:۔ ۱۷۵ - ۶½ - ۱۰۰ " بی۔ اے

اس کے علاوہ مہنگائی الاؤنس ۲۰% ہوگا۔ سابقہ تجربہ اور قابلیت کے پیش نظر ان گریڈوں میں تخفیف بھی ہو سکتی ہے۔

تمام درخواستیں معتمدی صدر یا امیر کی تصدیق اور سفارش سے بھجوائیں۔ منتخب شدہ امیدوار کو انٹرویو کے لئے مدعو کیا جائے گا۔ آنے جانے کا خرچ امیدوار کے ذمہ ہوگا

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

ولادت میرے لڑکے محمد طفیل کو اللہ تعالیٰ نے بروز اتوار ۱۸ نومبر کو بوقت ۱۰½ بجے صبح لڑکا عطا فرمایا ہے (تعزیتم کے اس سے قبل تین بچے فوت ہو چکے ہیں) احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں (شیخ) محمد ابراہیم منیجر روڈ لاہور (سابق کلرک دفتر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے قابل تقلید نمونہ

حقوق العباد میں سے ایک اہم فرض خدمت خلق بھی ہے اور روحانی جماعتوں کو تو خاص طور پر اپنی عمر کے قیام کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے تا اللہ تعالیٰ کی باوشاہت صحیح طور پر دنیا میں قائم ہو۔ مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ خاص طور پر مبارک باد کی مستحق ہے کہ اس نے گذشتہ ۱۵ دن کے دوران میں اس فرض کو بجا لا کر درمستحق لوگوں میں سرکاری کمبل و کمبل کی صورت میں تقریباً چھ ہزار روپیہ (پینسٹھ ہزار روپیہ) تمام مجالس میں تقسیم کی۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت کے سلسلہ میں مجلس بنگلہ کو کامیابی و کامرانی سے نوازے اور دیگر مجالس خدام الاحمدیہ کو بھی ایسے مواقع سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اعلان برائے ٹکٹ سٹیج جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

جو احباب اپنے آپ کو ٹکٹ سٹیج کے مستحق سمجھتے ہوں وہ اپنے نام اور مکمل کوائف صحیح و جلد استخفاف مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۵۶ء تک لوکل پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق اور سفارش سے نظارت علیا میں بھجوا دیں ضروری نہیں کہ ہر درخواست کنندہ کو ٹکٹ ملے۔ اس بارہ میں ناظر اصلاح و ارشاد کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا۔

درخواست دیتے وقت براہ مہربانی ملحوظ رکھیں کہ موجودہ حالات اور جگہ کی تنگی کے پیش نظر محدود تعداد میں ہی ٹکٹ جاری ہوں گے۔

ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۴۷۵ میں حاجی ریحان خان ولد جہان خان صاحب قوم بلوچ پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن کوٹ ہیبت ڈاکخانہ ڈیرہ غازیخاں ضلع ڈیرہ غازیخاں صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ملکیت کوٹ تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخاں میں چاہ اسمٰعیل والے میں میری پندرہ بیگہ زمین نہری دوچاہی ہے۔ جس کی قیمت فی بیگہ ۱۲۵ روپے کل اٹھارہ سو روپیہ ہے۔ ۲ موضع ریزن چاہ بکا چاہ کھڈے والا اور چاہ داد والے میں میری چھ بیگہ زمین چاہی ہے۔ جس کی قیمت فی بیگہ ایک سو روپیہ گا چھ سو روپے ہے۔ ۳ ملکیت کوٹ تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخاں میں میری بارہ بیگہ زمین بارانی ہے۔ جس کی قیمت فی بیگہ ایک سو روپیہ کل بارہ سو روپیہ ہے۔ ۴ ملکیت کوٹ میں علاوہ اپنے سکونتی مکان کے میرے تین مکان اور بھی ہیں۔ چاروں مکان کی قیمت دو سو روپیہ فی مکان پچاس روپے ہے۔ کیونکہ کچے معمولی سے مکانات ہیں۔ ۵ ربوہ میں احمد نگر کی طرف جو چرگی ہے۔ اس کے پاس ایک کنال میری زمین ہے۔ جس کی قیمت میں نے گذشتہ جلسہ ۱۹۵۰ء پر پانچ سو روپیہ ادا کر دیا ہے دراصل میرے نام دو کنال زمین ہے مگر درحقیقت میرا ایک کنال زمین ہے اور ایک کنال مغل خان صاحب اور برٹا خان صاحب کا ہے۔ گویا میرے اس کل جائداد کی قیمت دس ہزار روپیہ بنتا ہے۔

میں اپنے اس کل جائداد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع محاسب کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت تخمیناً تیس روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ یعنی ماہوار دس روپے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو قرقِ وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی نقد پیسہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے مہنا کر دیا جائیگا۔

الموصی:۔ نشان انگوٹھا حاجی ریحان خان خان سکنہ دارالصدر غربی ربوہ۔

گواہ شد:۔ صاحبزادہ محمد طیب لطیف صد و محلہ دارالصدر غربی ربوہ

گواہ شد:۔ فضل خان دارالصدر غربی ربوہ

نمبر ۱۴۴۷۶ میں علی اصغر ولد عبدالرحمٰن قوم سہاڑہ پیشہ زمینداری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن نواب شاہ ڈاکخانہ نواب شاہ ضلع نواب شاہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے سڈھے پانچ ایکڑ زمین نہری اراضی واقع کھڈو تحصیل قاضی ضلع لاڑکانہ سندھ میں ہے۔ جس کی قیمت اندازہ ۲۲۰۰ روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میں اس وقت بی۔ اے کے فرسٹ ایئر میں پڑھتا ہوں اور ساتھ ہی میرا ٹھیکیداری کا کام کرنے کا ارادہ ہے۔ جو اس کاروبار کی آمد ہوگی میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر مذکورہ جائداد کے علاوہ جو جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الموصی:۔ علی اصغر۔ گواہ شد:۔ طالبت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد محمد عبداللہ عفی عنہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ زیارت شاہ

اہل اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکنہ آباد دکن

امتحان مقابلہ برائے ملازمت محکمہ ڈاک و تار

کلرکوں۔ سارٹروں۔ ٹیلیفون اوپریٹروں اور تار بابوؤں کی بھرتی کا امتحان مقابلہ ۶ ۱/۲ کو کراچی۔ حیدرآباد۔ سکھر اور کوئٹہ میں ہوگا۔ تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۷۰ علاوہ الاؤنس۔ شرائط۔ میٹرک۔ عمر مرد ۱۷ تا ۲۵۔ عورت خاتون ۱۹ تا ۲۱ سکونت پوسٹل سرکل یعنی سابقہ صوبجات سندھ کراچی بلوچستان۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۱۲/۵۲ تک بنام پی۔ ایم۔ جی کراچی۔ فارم درخواست و ہدایات مشتمل بر فہرست خالی رسایاں ایک روپیہ کا سادہ پوسٹل آرڈر بھیج کر طلب کریں۔ (ڈان ۱۰/۱۱/۵۲)

ناظر تعلیم ربوہ

دعائے نعم البدل

میرے لڑکے عزیز م داؤد احمد کا چھوٹا بچہ جو قریباً ایک سال کا تھا اچانک ہر روز اتوار ۱۸/۱۱/۵۲ دس بجے کے قریب فوت ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون

جملہ برادران سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

دفتر بورڈنگ تحریک جدید ربوہ

(سابق کلرک دفتر الفضل ربوہ)

فینسی زیورات

مقامی اور بیرونی احباب سونا چاندی کے فینسی زیورات حسب خطار تعین وقت پر تیار کرانے کے لئے ہماری واحد اور قدیمی دوکان کی خدمات حاصل کریں۔ بے شمار خوشنودی کے سرٹیفکیٹ میں سے چند ایک معززین کے نام یہ ہیں (۱) جناب محمود خان صاحب ملک سیکرٹریٹ کی مل گوجرانوالہ (۲) جناب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس پیر یا سندھ (۳) جناب محمد علی صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج ڈیرہ غازیخاں۔

التشہر عزیز الدین احمد اینڈ سنز۔ آکاری زرگران ۲۲۰۰ اندرون موچی گیٹ چوک دروازہ لاہور ۲۲۰۰

ضرورت رشتہ

ایک شریف احمدی خاندان کی پندرہ سالہ چھٹی جماعت تک تعلیم یافتہ لڑکی کے لئے برسر روزگار کنوار سے رشتہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اجاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

م۔ د

معرفت نظارت امور عامہ ربوہ

علاقہ تھل میں زرعی اراضی برائے فروخت

خاصی تعداد میں زرعی اراضی کے مربعہ جات جو ہیروں بلاک ہیں۔ بہت جلد فروخت کئے جا رہے ہیں۔ اراضی زرخیز اور عمدہ ہے۔ قیمت بالکل معمولی ہے کاشتکار طبقہ کے لئے یہ بہترین موقعہ ہے۔ خط و کتابت کے ذریعہ یا خود مل کر سکتے ہیں

پنجاب زراعت فارم لمیٹڈ کارخانہ دیوبلڈنگ چوک رنگ محل لاہور

اوقاتِ روانگی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸½	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از بھیرہ برائے سرگودھا	۴½	۵	۶½	۸	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از سرگودھا برائے گردوا	۵½	۱۰½	۱۰½							
از سرگودھا برائے چوہا	۵½	۱۰½	۱۰½							

نوٹ۔ دو سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے دو سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان ساڑھے گھنٹے کا سفر ہے (جنرل منیجر)

نئے دانت بنوانے اور بغیر درد کے نکلوانے اور نظر کی عینکوں کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں ڈاکٹر شریف احمد ایم ایس ڈینٹل سرجن نزد صدر چونگی

کھیلیں نوجوانوں کی اخلاقی اور روحانی اقدار کو بیدار کرتی ہیں

صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کا طلباء سے خطاب

روہ ۱۲ نومبر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ایک تقریب پر صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کھیلیں نوجوانوں کی جسمانی طاقت کو بڑھانے کے علاوہ ان کی روحانی اقدار کو بھی بیدار کرتی ہیں اور ان میں اجتماعی طور پر کام کرنے کا شعور پیدا کرتی ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے لئے کامیابی کے امکانات روشن ہو جاتے ہیں

ڈسٹرکٹ ہائی سکولز کی سالانہ کھیلوں میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلباء نے جو انعامات حاصل کئے تھے ان کی تقسیم کی تقریب کل شام عمل میں آئی

یہ تقریب تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو کہ مبشر احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم پرنسپل صاحب نے اس تقریب کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال ڈسٹرکٹ ہائی سکول ٹورنامنٹ کے مقابلہ جات میں صلع کی چودہ ٹیموں نے شرکت کی جس میں ہمارے سکول کی ہاکی ٹیم ضلع بھر میں اول رہی اور اس نے چیمپین شپ کپ جیتا اور ہماری ٹیم کا ایک کھلاڑی لطیف احمد ڈسٹرکٹ ہاکی کا بہترین کھلاڑی قرار پایا۔ علاوہ ازیں ہمارے سکول کی فٹ بال ٹیم نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ دیگر درجہ مقابلہ جات جو دقت کی کمی کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکے۔ سکول کے طالب علم مسعود ظفر نیزہ بازی میں اول رہے مسعود احمد شوکت اور بھی چھلانگ میں دوم رہے کھیلوں کے دوران میں سکول نے ضبط و نظم کا نہایت عمدہ نمونہ پیش کیا۔

ہیڈ ماسٹر صاحب کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے انعامات تقسیم کئے۔

اس موقعہ پر صاحب صدر نے جو کہ سکول کی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے صدر بھی ہیں تقریر کرتے ہوئے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے سکول کا شاندار روایات کو زندہ رکھیں۔ کیونکہ جو قومیں اپنی روایات کو زندہ رکھتی ہیں وہ ہمیشہ کامیاب رہتی ہیں ورنہ ان کی زندگی میں ایک خلا رہتا ہے

آپ نے انگلستان کے جن سکولوں کی قومی روایات کا ذکر کیا جن کی وجہ سے ان میں زندگی پائی جاتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ ہمارے سکول کی بھی شاندار روایات ہیں ان کو زندہ رکھنا ہمارے طلباء کا فرض ہے۔ پھر آپ نے کھیلوں کے میدان میں سکول کی گذشتہ روایات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

Sportsmanship ہی Spirit پیدا کرنا چاہئے۔ کیونکہ اصل چیز ہار اور جیت نہیں ہے بلکہ اصل چیز وہ روح ہے جو کھیلیں پیدا کرتی ہیں۔ اور جس کی طرف طلباء کو توجہ کرنی چاہئے۔

آپ نے طلباء کو اپنے اندر باقاعدگی پیدا کرنے کی تلقین کی اور فرمایا کہ انہیں چاہئے کہ جس کام کو شروع کریں اسے مستقل مزاجی سے پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔

آپ نے فرمایا کہ کھیلیں نوجوانوں کی جسمانی قوت کو بڑھانے کے علاوہ ان میں اخلاقی اور روحانی اقدار کو بلند کرتی ہیں اور ان میں اجتماعی طور پر کام کرنے کا شعور پیدا کرتی ہیں جس کی وجہ سے ان میں دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے اور باشعور انفرادی کامیابی کے لئے راہ کو ہموار کرتا ہے۔

کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش ہونے میں تاخیر

راولپنڈی ۱۲ نومبر۔ وزارت امور کشمیر کے قریبی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان اب کشمیر کا مسئلہ حفاظتی کونسل میں سابقہ پروگرام کے مطابق جون میں پیش نہیں کر سکے گی

. . . . . نہرو سوئیڈن جہازوں کی آمد و رفت میں تعطل کی وجہ سے مسٹر نہرو محمد اب اور ترکی سے براہ جاپان واپس پہنچیں گے چنانچہ اب حفاظتی کونسل میں کشمیر کا مسئلہ مارچ میں پیش کیا جا سکے گا۔

جس بینکنگ ۱۲ نومبر بھارت کی شہ پر مقبوضہ کشمیر کی اسمبلی نے ریاست کے لئے جو نام نہاد آئین منظور کیا ہے اس میں ہماری ست کی قانون ساز اسمبلی کو یہ اختیار نہیں دیا گیا ہے کہ وہ بھارت کے ساتھ جموں و کشمیر کے الحاق کی کسی دفعہ میں کسی قسم کی تبدیلی یا ترمیم کر سکے نہ قانون ساز اسمبلی اس دفعہ کو منسوخ ہی نہیں کر سکے گی۔

حب جذب

طبی دنیا کی نئی ریجا جسمانی کمزوری دماغی پریشانی وہم یقینہ کا ناتوانی ہسٹیریا۔ گھبراہٹ۔ اعصابی کمزوری کا بیشمار علاج قیمت مکمل کورس ۲۰/-/-

ہمدرد نسواں (حبوب الطمث)

حمل کا ضائع ہو جانا۔ مردہ بچے پیدا ہونا کم سنی میں قوت ہو جانا۔ سوکھا۔ نیز امراض رحم کو مدرک کے نہ راست اولاد پیدا ہوتی ہے قیمت مکمل کورس ۱۹/-/- روپے

حب مردارید عنبری

دماغ کو روشن۔ اعصاب کو مضبوط اور کمزور قلب کا نایاب نسخہ۔ قیمت مکمل کورس ۱۶/-/- روپے

زد حمام عشق

قوت اور فاقت کا لاثانی مرکب سرویوں کا بیشمار تحفہ قیمت ایک ماہ ۱۲/-/- روپے

دوائی فضل الٰہی

جس کے استعمال سے بفضل خدا لڑکا پیدا ہوتا ہے قیمت مکمل کورس ۱۶/-/- روپے

حبوب جوانی

وہ حبوبیہ کو زیادہ کر کے جسم میں نئی زندگی پیدا کرتی ہے۔ قیمت مکمل خوراک ۵/-/- روپے

تیار کردہ:۔ دواخانہ خدمت خلق ڈسٹرکٹ ربوہ

سابق صوبہ سرحد اور بلوچستان سے ماربل پلیٹ۔ ماربل چپس میڈیسنل ہربس۔ خشک میوہ جات کی فراہمی کے کاروبار کرنے کے خواہشمند دوست یا ادارے مندرجہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کریں۔

T.E.

مکان نمبر ۲۸۳ دارالرحمت وسطی ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ہمارے تیار کردہ انجکشنوں کی فہرست

ایک۔ ڈوبی میں چھ انجکشن قیمت فی ڈوبی تین روپے چار آنے علاوہ محصول ڈاک پیکنگ پورے سٹاک خریدار کو دس فی صدی کمیشن۔

۱۔ صدقولنج ۲۔ نزلہ زکام ۳۔ کھانسی ۴۔ مسترخی کیلئے ۵۔ وجع گردہ ۶۔ وجع المفاصل ۷۔ عرق النساء ۸۔ تپ محرقہ ۹۔ انٹی فونیہ ۱۰۔ پیرسٹوریا ۱۱۔ چیچک کی تکالیف ۱۲۔ ہیکوریا ۱۳۔ فیور بخار ۱۴۔ تپ ملیریا ۱۵۔ بچوں کے لئے ۱۶۔ پیچش ۱۷۔ ہیسٹریا کے لئے ۱۸۔ دماغی ۱۹۔ دوائی ۲۰۔ تپ دق کے لئے اکسیر ہے ۲۱۔ ہیضہ کے لئے ۲۲۔ ہوا میر نوٹ: بوجہ قبل فائی اور مرمیتی کے سپیشل انجکشن بھی ہم سے خریدیئے۔ فیر ۱۸۔ کے ٹکٹ لفافہ بھیجیں۔ ایجنٹ فارمیسی فیچر اتحاد میڈیکل کارپوریشن گورنمنٹ رجسٹرڈ پاکستان

درخواستہائے دعا

۱۔ محترم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مقبرہ بہشتی کئی دن سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

محمد نذیر فاروقی

۲۔ خاکسار کی بھوپھی صاحبہ مسماۃ سلطانہ بیگم چند دنوں سے بوجہ درد سینہ بیمار ہیں۔ درویشان قادیان و دیگر بزرگان سلسلہ سے التماس ہے ان کی شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں نیز میرا چھوٹا بھائی ضیاء اللہ خان کافی دنوں سے بخار میں مبتلا ہے۔ احباب اس کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے صدقِ دل سے دعا فرمائیں

ظفر اللہ خان اختر کرمپوری

حال ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷)

خارش اور بالچر کا شرطیہ علاج بہت مفید ہے۔ مکمل کورس ایک روپیہ چار آنے علاوہ محصول ڈاک | یہ دوائی بفضل تعالیٰ دھدر، بالچر لوط اور خارش ہر قسم کے لئے

قاضی نذر محمد (منیجر) دواخانہ طب جدید کھوکھر منزل چک چھٹہ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ | پتہ:۔